بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقشِ آغاز

قادیانیوں کے متعلق نیا صدارتی آرڈی ننس

۷۳ء کے آئین میں قادیانیوں سے متعلق ان کے غیر مسلم اقلیت ہونے والی آئینی ترمیم کا مسئلہ اس آئین کے تعطّل یا تنسیخ کی صورت میں دینی حلقوں میں تشویش واضطراب کا موجب بنا ہوا تھا۔ ہر چند کہ اس سے قبل بھی اس ترمیم کے استقرار اور برقرار رکھے جانے کے بارہ میں وضاحتیں آتی رہیں۔ مگر اس کی قانونی پوزیشن کے بارہ میں جس دوٹوک وضاحت کی ضرورت تھی اور جس انداز میں آئینی تحفظ درکار تھا اس کے بارہ میں کچھ حلقوں کو اب بھی خدشات تھے چنانچہ اس ضمن میں حالیہ آرڈی ننس سامنے آجانے سے دینی، علمی اور اسلامی حلقوں کو اطمینان ہوا۔ اور الحمدللہ کہ یہ معاملہ جسے بعض لوگ دینی درد اور اخلاص کی وجہ سے اور کچھ لوگ سیاسی عزائم کے لئے بار بار اٹھا رہے تھے۔ اب قطعی طور پر طے ہو چکا۔ احقر نے مجلس شوریٰ کے حالیہ اجلاس شروع ہونے سے پہلے ہی دن جناب صدر پاکستان کے سامنے ان کے چیمبر میں بالکل علیحدگی میں یہ مسئلہ رکھا۔ اور اس کی حساسیت اور نزاکت کی طرف توجہ دلائی پھر اسی دن احقر نے اور شوریٰ کے ایک اور رکن برادرم مولانا قاری سعید الرحمان صاحب نے اس مسئلہ پر تحریک التوا بھی داخل کردی۔ یہ مسئلہ ایوان میں تحریک کی صورت میں سامنے آیا۔ تو اسے صدارتی فرمان کے اجراء تک دو چار دن تک ملتوی رکھا گیا۔ اس دوران جناب راجہ ظفر الحق صاحب وزیر اطلاعات وجناب وزیر قانون شریف الدین پیرزادہ صاحب کے ساتھ ڈرافٹ کو آخری شکل دینے کے سلسلہ میں ہم دونوں کا رابطہ برابر قائم رہا۔ کئی ڈرافٹ (مسوّدے) آخر وقت پر مزید قطعی وضاحت کے لئے ہم دونوں کی رائے پر تبدیل کرنے کی ان حضرات نے بڑی فراخدلی سے زحمت اٹھائی۔ بالآخر پیشِ نظر مسوّدہ پر مکمل اطمینان ہو جانے کی صورت میں نفاذ سے قبل رات کے ساڑھے گیارہ بجے جناب صدر پاکستان نے دستخط کئے۔ اور الحمدللہ کہ یہ دینی معاملہ قطعی طور پر طے پایا۔ ایوان میں جناب راجہ ظفر الحق صاحب وزیر اطلاعات نے (جن کا اس مسئلہ میں خاصا قابلِ تحسین کردار رہا) صدارتی فرمان سنایا تو ہم دونوں محرکین نے نہ صرف اس کی تحسین کی بلکہ آئندہ کے لئے اس سلسلہ میں مکمل احتیاط اور سازشی مکروہ عناصر پر کڑی نگاہ رکھے جانے کی اپیل کی کہ کوئی شخص امت مسلمہ کے اس قطعی عقیدہ میں نقب نہ لگا سکے۔ اور ایک صدی کی مسلسل قربانیوں کے نتیجہ میں حاصل شدہ اس آئینی فتح کو ٹیڑھی نگاہوں سے نہ دیکھ سکے۔ خوشی کی بات یہ بھی تھی کہ اس نئے صدارتی آرڈی ننس پر مجلس شوریٰ کے تمام ارکان نے بالاتفاق "ہاں" کہہ کر مکمل اتفاق کا اظہار کر کے دوسری بار ملک کی ایک پارلیمنٹ نے قادیانی دجال کے دجل وتلبیس پر مہر تصدیق ثبت کر دی ؛

اسلام آباد ۱۲ اپریل۔ مولانا سمیع الحق اور مولانا قاری سعید الرحمان ہر دونوں جب اپنی اپنی تحریک التوا اس سلسلہ میں پیش کر چکے تو وفاقی وزیر اطلاعات و قائم مقام وزیر قانون راجہ ظفر الحق نے قادیانیوں کے آئینی STATUS کے بارے میں مجلس شوریٰ میں درج ذیل بیان دیا۔

راجہ محمد ظفر الحق وزیر اطلاعات و نشریات | جناب چیئرمین میں اتفاق کرتا ہوں اس تحریک سے کہ یہ مسئلہ انتہائی اہم ہے اور مسلمانانِ عالم عمومی طور پر اور پاکستان کے مسلمان خصوصی طور پر اس مسئلہ کو وقتاً فوقتاً اٹھاتے رہتے ہیں۔ تاکہ اس کی آئینی پوزیشن متعین ہو جائے۔ اس سلسلہ میں قومی بحران بھی پیدا ہوئے اور اس کے نتیجے میں ۱۹۷۴ء میں آئین میں ترمیم بھی کی گئی۔ اور جو بنیادی نوعیت کی ترمیم ہے وہ آئین کے آرٹیکل ۲۶۰ کے سب آرٹیکل ۳ جس میں تمام مختلف شقوں کی تعریفیں ہیں اس میں یہ لکھا گیا (انگریزی متن)

اس کے بعد اس کے مختلف قوانین میں اس کے مطابق ترمیم ہونی تھی۔ اور آئین میں صرف صوبائی اسمبلی کی حد تک اس میں ترمیم کی گئی تھی۔ آرٹیکل ۱۰۶ کے ذریعے۔ اس کے بعد یہ پروویژنل کانسٹی ٹیوشن آرڈر آیا۔ اور اس میں بھی آئین کی بعض دفعات کو محفوظ کیا گیا۔ لیکن اس مسئلہ کا خصوصاً دو طریقوں سے اس کا اعادہ کیا گیا وہ اس طرح سے کہ ایک تو اس کے آرٹیکل ۲ میں ۱۹۷۳ء کے آئین میں سے جن شقوں کو محفوظ کیا گیا ان میں یہ شق ۲۶۰ سب آرٹیکل ۳ (بی) محفوظ کی گئی۔ اور دوسرا ذریعہ اس کا یہ اختیار کیا گیا کہ اس عبوری آئین کے حکم کے آرٹیکل ۱ے میں جہاں مسلم کی تعریف ہے اسے دوبارہ دہرا دیا گیا ہے اور وہی الفاظ بعینہ جو آرٹیکل ۲۶۰ میں تھے وہی پھر ان کو یہاں دوبارہ رکھ دیا گیا جو میں پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

سو یہ تین طریقوں سے پروویژنل کانسٹی ٹیوشن آرڈر میں اس کو محفوظ کیا گیا کیونکہ یہ ایک قومی فیصلہ تھا اس کے ساتھ پھر یہ ایک طریقہ کار ہے کہ تقریباً دس سال کے بعد وزارت قانون وہ شقیں۔ وہ قوانین۔ وہ ضابطے وہ رولز جو کہ کانسٹی ٹیوشنلی ورڈ ہو جاتے ہیں اور پھر ان کے دوبارہ اعادے کی ضرورت نہیں رہتی۔ ان کی طویل فہرست بنا کر انہیں ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس طویل فہرست میں وہ ترمیم جو صوبائی اسمبلی کے سلسلے میں تھی اس کو یہ سمجھا گیا کہ اس کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ ۱۹۷۳ء کے آئین میں اور آئین کی اس شق کو پی سی او کے ذریعے سے بھی محفوظ کیا گیا۔ اور خود پی سی او میں بھی دوبارہ لکھ دیا گیا۔ تو پھر اب اس کے اعادے کی اس قدر ضرورت پھر کانسٹی ٹیوشنلی نہیں رہتی۔ لیکن اس مسئلہ کو پھر سیاسی مسئلہ بنانے کی کوشش کی گئی۔ لہذا جیسا کہ ایک حدیث مبارکہ ہے (عربی) اِتَّقُوا مِنْ مَوَاضِعِ التُّهَم کہ ان مقامات سے بھی بچنا چاہیئے۔ جہاں تہمت لگنے کا اندیشہ بھی ہو۔ اس لیے اگر یہ ابہام پیدا کرنے کی ناجائز کوشش کی جا رہی ہے تو اس کو رفع کرنا بھی حکومت نے اپنا فرض سمجھا اس لیے صدرِ مملکت نے کل رات کو ایک انتہائی واضح اور مکمل پریذیڈنشل آرڈر جاری کیا جو پریذیڈینشل آرڈر نمبر

AN AMENDMENT OF THE CONSTITUTION DECLARATION ORDER 1982. ہے ۱۹۸۲ء کا اور یہ ہے

اس میں اس ساری پوزیشن کو دوبارہ واضح کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین :۔ مہربانی کرکے آپ اسے پڑھ دیں۔

دستور میں ترمیم (استقرار) کا صدارتی فرمان ۲ مجریہ ۱۹۸۲ء

راولپنڈی ۱۲ اپریل۔ صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے دستور کی ترمیم (استقرار) کا فرمان ۱۹۸۲ء جاری کیا ہے۔ فرمان کا متن حسب ذیل ہے۔

دستور کی ترمیم کے (استقرار) کا فرمان ۱۹۸۲ء۔ فرمان صدر نمبر ۲ مجریہ ۱۹۸۲ء

چونکہ دستور (ترمیم ثانی) ایکٹ ۱۹۷۴ء (نمبر ۴۹ بابت ۱۹۷۴ء) کے ذریعے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور ۱۹۷۳ء میں ترامیم کی گئی تھیں۔ تاکہ صوبائی اسمبلیوں میں نمائندگی کی غرض سے قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کے اشخاص کو (جو خود کو "احمدی" کہتے ہیں) غیر مسلموں میں شامل کیا جائے۔ اور تاکہ یہ قرار دیا جائے۔ کہ کوئی شخص جو خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان نہ رکھتا ہو یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعوے دار ہو یا ایسے دعوے دار کو پیغمبر یا مذہبی مصلح مانتا ہو۔ دستور یا قانون کی اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔ اور چونکہ فرمان صدر نمبر ۱۷ مجریہ ۱۹۷۸ء کے ذریعے منجملہ اور چیزوں کے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں میں غیر مسلم بشمول قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ کے اشخاص کی (جو خود کو "احمدی" کہتے ہیں) مناسب نمائندگی کے لئے حکم وضع کیا گیا تھا۔

اور چونکہ فرمان عارضی دستور ۱۹۸۱ء (فرمان سی۔ ایم۔ ایل۔ اے نمبر ۱ مجریہ ۱۹۸۱ء) نے مذکورہ بالا دستور کے ایسے احکام کو جو متعلقہ تھے اپنا جزو قرار دیا تھا۔

اور چونکہ مذکورہ بالا فرمان میں واضح طور پر لفظ "مسلم" کی تعریف کی گئی ہے جس سے ایسا شخص مراد ہے جو وحدت و توحید قادر مطلق اللہ تبارک و تعالیٰ، خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہو اور پیغمبر یا مذہبی مصلح کے طور پر کسی ایسے شخص پر نہ ایمان رکھتا ہو نہ اسے مانتا ہو جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا جو دعویٰ کرے اور لفظ "غیر مسلم" سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو مسلم نہ ہو جس میں عیسائی۔ ہندو۔

ہندو، بدھ یا پارسی فرقہ سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا کوئی شخص (جو خود کو "احمدی" یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) یا کوئی بہائی اور جدولی ذاتوں میں سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص شامل ہے اور چونکہ مذکورہ بالا دستور (ترمیم ثانی) ایکٹ ۱۹۷۴ء نے دستور میں مذکورہ بالا ترامیم شامل کرنے کا مقصد حاصل کر لیا تھا۔

اور چونکہ وفاقی قوانین (نظر ثانی و استقرار) آرڈیننس ۱۹۸۱ء (نمبر ۲۷ مجریہ ۱۹۸۱ء) مسلمہ دستور کے مطابق اور مجموعہ قوانین سے ایسے قوانین کو بشمول مذکورہ بالا ایکٹ نکال دینے کے مقصد سے جاری کیا گیا تھا جو اپنا مقصد حاصل کر چکے تھے۔

اور چونکہ جیسا کہ مذکورہ بالا آرڈیننس میں واضح طور پر قرار دیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا دستور یا دیگر قوانین کے متن میں جو ترامیم مذکورہ بالا ایکٹ یا دیگر ترمیمی قوانین کے ذریعے کی گئی ہیں۔ مذکورہ بالا آرڈیننس کے اجرا سے متاثر نہیں ہوئی ہیں۔

لہٰذا اب پانچ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کے بموجب اور اس سلسلے میں اسے مجاز کرنے والے تمام اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے صدر اور چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر نے قانونی صورتِ حال کے استقرار اور اس کی مزید توثیق کے لئے حسب ذیل فرمان وضع کیا ہے۔

۱۔ مختصر عنوان اور آغاز نفاذ ۔ ۱۔ یہ فرمان، دستور کی ترمیم کے (استقرار) کے فرمان ۱۹۸۲ء کے نام سے موسوم ہوگا۔

۲۔ یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ استقرار ۔ بذریعہ ہذا اعلان کیا جاتا ہے اور مزید توثیق کی جاتی ہے کہ وفاقی قوانین (نظر ثانی و استقرار) آرڈیننس ۱۹۸۱ء (نمبر ۲۷ مجریہ ۱۹۸۱ء) کے ذریعے مجموعہ قوانین سے دستور (ترمیم ثانی) ایکٹ ۱۹۷۴ء (نمبر ۴۹ بابت ۱۹۷۴ء) کی شمولیت سے جس کی رو سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور ۱۹۷۳ء میں مذکورہ بالا ترامیم شامل کی گئی تھیں۔

(الف) مذکورہ بالا ترامیم کا تسلسل متاثر نہیں ہوا ہے اور نہ ہوگا جو مذکورہ بالا دستور کے جزو کی حیثیت سے برقرار ہیں ۔ یا

(ب) قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کے اشخاص کی (جو خود کو "احمدی" کہتے ہیں) غیر مسلم کے طور پر حیثیت تبدیل نہیں ہوئی ہے ۔ اور نہ ہو گی اور وہ غیر مسلم ہیں۔